نقد و تحقیق — فضیلۃ الشیخ غازی عزیر

فضیلت دعائے ختم قرآن کی حقیقت

عموماً" دیکھا گیا ہے کہ پاک و ہند میں قرآنِ کریم کے ختم کی تقریبات بڑے اہتمام سے منائی جاتی ہیں خواہ وہ مدارس میں منعقد ہوں یا مساجد میں ---- جائے تقریب کو رنگ برنگے برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے' ان تقریبات میں شرکت کو باعثِ سعادت سمجھتے ہوئے لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوتے ہیں' ختمِ قرآن کے بعد اجتماعی طور پر دعائیں مانگی جاتی ہیں' خاتمِ قرآن سے پانی بھری بوتلوں پر دم کروایا جاتا ہے' مساجد کے باہر محلّہ بھر کی عورتیں اپنے کمسن بچوں کو گودوں میں اٹھائے شرکائے تقریب سے ان پر پھونکوانے کے لئے جمع ہوتی ہیں' پھر تمام شرکاء کے درمیان خاتمِ قرآن کی دم شدہ شیرینی کی تقسیم کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچتی ہے۔

اس امر میں یقیناً" کوئی اختلاف نہیں کہ مکمل قرآن کی صرف تلاوت کرنا بھی قاری کے لئے ایک بڑی سعادت' باعثِ اجر اور موجبِ خیر و برکت ہے' لیکن اس موقع کو ایک تقریب کی شکل دینا سنتِ مطہرہ سے ثابت نہیں۔ علاوہ ازیں اس تقریب کے محض شرکاء کی پھونکوں میں یہ صفت کیسے پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کے لئے مساجد یا مدارس کے باہر قطار در قطار بچوں کو گودوں میں اٹھائی ہوئی خواتین منتظر نظر آتی ہیں۔ اکثر و بیشتر خاتمِ قرآن سے شیرینی کے خوانوں پر بھی پھونک مارنے کی استدعا کی جاتی ہے' اگر بغور دیکھا جائے تو ان تمام عجمی رسموں یا تصورات کی شرع میں کوئی اصل موجود نہیں ہے' اس کو محض بعض شکم پرور مولویوں کی اختراع کہنا ہی درست ہو گا۔

ختمِ قرآن کے وقت دعاء کے مقبول ہونے کی جس مشہور روایت سے مولویوں کا یہ طبقہ عموماً" استدلال کرتا ہے' وہ اس طرح ہے :

"عند کل ختمة للقرا ن دعوة مستجا بتة"

اس روایت کو ابو الفرج اسفرائینی نے جزء احادیث بغنم بن سالم"(۱) میں' ابو نعیم اصبہانی نے' حلیۃ الاولیاء(۲) میں اور ابنِ عساکرؒ نے "تہذیب تاریخ دمشق (۳) میں بطریق یحییٰ بن ہاشم قال حدّثنا مسعر بن کدام عن قتادہ عن انس مرفوعاً" بہ تخریج کیا ہے' اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی مشہور کتاب "جامع الصغیر"(۴) میں وارد کر کے گویا اس کی صحت کی طرف اشارہ فرمایا ہے'

لیکن اس روایت کے متعلق ابونعیم اصبہانی فرماتے ہیں: "مجھے علم نہیں کہ یحییٰ بن ہاشم کے علاوہ اسے کوئی اور مسعر سے روایت کرتا ہو"۔ علامہ ذہبیؒ نے اس حدیث کو "میزان الاعتدال" (۵) میں اور امام ابنِ حبانؒ نے کتاب "المجروحین" (۶) میں یحییٰ بن ہاشم السمسار کے ترجمہ میں اس کی "بلایا" کے ضمن میں نقل کیا ہے۔ علامہ مناویؒ نے بھی "جامع الصغیر" کی اپنی "شرح" میں علامہ سیوطیؒ پر تعقب کرتے ہوئے یحیٰ بن ہاشم کی سند میں موجودگی کی طرف نشاندہی فرمائی ہے۔

اس طریق کے مجروح راوی یحییٰ بن ہاشم السمسار کے متعلق علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "ابنِ معینؒ نے اس کی تکذیب فرمائی ہے"۔ امام نسائیؒ اور امام بیہقیؒ اسے "متروک الحدیث" اور یحییٰؒ اسے "اس امت کا دجال" بیان کرتے ہیں۔ ابنِ عدیؒ کا قول ہے: "یحییٰ بن ھاشم بغداد میں تھا' حدیث گھڑتا اور ان کا سرقہ کرتا تھا"۔ صالح الجزرہؒ بیان کرتے ہیں: "میں نے یحیٰ بن ہاشم کو دیکھا ہے' وہ حدیث میں کذب بیانی کیا کرتا تھا"۔ ابو علی الحفاظؒ کا قول ہے: "جھوٹ بولتا تھا"۔ محمد بن عبدالرحیمؒ فرماتے ہیں: "حدیث گھڑتا تھا"۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں "اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی"۔ اور امام ابنِ حبانؒ بیان کرتے ہیں: "یہ ان لوگوں میں سے تھا جو ثقات کی طرف سے حدیث گھڑتے اور اثبات کی طرف سے معضلات روایت کرتے ہیں۔ اس کی حدیث کا لکھنا جائز نہیں ہے' الآیہ کہ اہل الصناعہ کے لئے علیٰ جھتہ التعجب ہو اور اس سے کسی بھی حالت میں حدیث کی روایت جائز نہیں ہے"۔ یحیٰ بن ہاشم کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۷) میں مذکورہ کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

سندِ روایت میں یحییٰ بن ہاشم السمسار کذّاب کی موجودگی کے باعث یہ حدیث "موضوع" قرار پائی۔ علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے اس روایت کو "سلسلتہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعتہ" میں "موضوع" بتایا (۸) ہے۔

اسی مضمون کی ایک دوسری حدیث بطریق ابو رجاء محمد بن حمدویہ قال نا رقاد بن ابراهیم قال نا ابو عصمتہ قال نا یزید الرقاشی عن انس بن مالک مرفوعاً اس طرح مروی ہے:

"ان لصاحب القرآن عند کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ وشجرۃ فی الجنۃ او ان غرابا طار من اصلھا لم ینتہ الی فروعھا حتی یدرکہ الھرم"۔

اس روایت کا ذکر خطیب بغدادیؒ نے اپنی "تاریخ" (۹) میں' امام ابن الجوزی حنبلی بغدادیؒ نے اپنی کتاب "علل المتناھیتہ فی الاحادیث الواھیہ" (۱۰) کے باب "ماالخاتم القران عند کل ختمتہ" میں اور امام ابنِ حبانؒ نے اپنی کتاب "المجروحین" (۱۱) میں اشارۃً کیا ہے۔ امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں

کہ "اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے"۔

اس طریق کے مجروح راوی یزید بن ابان الرقاشی کے متعلق ابن المدینیؒ فرماتے ہیں: "ضعیف تھا" امام بخاریؒ فرماتے ہیں: "شعبہؒ اس کے بارے میں کلام کیا کرتے تھے"۔ امام احمدؒ فرماتے تھے: "وہ منکر الحدیث تھا۔ اس کی کوئی حدیث لکھی نہیں جاتی' یحییٰؒ کا قول ہے "صالح شخص تھا' لیکن اس کی حدیثیں کچھ بھی نہیں ہوتیں"۔ دار قطنیؒ نے "ضعیف" اور نسائیؒ نے "متروک" بتایا ہے۔ ابنِ عدیؒ کا قول ہے: "اس کے اندر کوئی حرج نہیں ہے"۔ ابنِ دروقیؒ نے ابنِ معینؒ سے روایت کی ہے کہ "اس کی حدیث میں ضعف ہوتا ہے"۔ ابنِ حجر عسقلانیؒ بیان کرتے ہیں: "زاہد قصاص مگر ضعیف تھا"۔ اور امام ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں: "اللہ کے نیک بندوں میں سے تھا رات کی تنہائیوں میں نوافل پڑھتا اور آہ و زاری کرتا تھا' مگر حدیث کے حفظ وغیرہ میں غفلت برتتا تھا۔ یہاں تک کہ حسن کلام از خود بنا لیتا اور اس کو نادانستہ طور پر عن انس عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کر دیتا تھا۔ جب اس کی روایت میں ثقات مثلاً" حضرت انسؓ وغیرہ کی طرف منسوب کردہ ایسی چیزوں کی کثرت ہو گئی' جو اصلاً" ان کی حدیثیں نہ تھیں' تو اس کے ساتھ احتجاج باطل ہوا' لہٰذا اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے، سوائے اس کے جو علیٰ سبیل التعجب ہو"۔ تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ(۴) میں مذکور کتب کا مطالعہ مفید ہو گا۔

اس حدیث کا دوسرا مجروح راوی "ابو عصمہ" ہے' جس کا نام نوح بن یزید ابی مریم الجامع ہے۔ ابو عصمہ نے امام ابوحنیفہؒ اور ابنِ ابی لیلیٰؒ سے فقہ' حجاج بن ارطاۃ سے حدیث' کلبی و مقاتل سے اصولِ تفسیر اور ابنِ اسحاق سے مغازی کے علوم حاصل کئے تھے' مگر اس کے بلاوجود روایتِ حدیث کے معاملہ میں اس کا درجہ بہت پست ہے۔ امام احمدؒ اور ابنِ حمادؒ فرماتے ہیں: "منکرات روایت کرتا ہے"۔ یحییٰؒ کا قول ہے: "کچھ بھی نہیں ہے' اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی"۔ ابنِ حمادؒ مسلم بن الحجاجؒ' رازیؒ اور دار قطنیؒ نے اسے "متروک" قرار دیا ہے۔ ابو عبداللہ حاکمؒ بیان کرتے ہیں: "ابو عصمہ نے فضائلِ قرآن کے باب میں طویل حدیث گھڑی ہے"۔ امام احمدؒ کا ایک اور قول ہے: "لم یکن بذاک فی الحدیث وکان شدیدًا علی الجھمیۃ"۔ ابنِ عدیؒ فرماتے ہیں: "میں نے اس کی جو روایات وارد کی ہیں' عام طور پر ان کی متابعت نہیں ملتی۔ یہ وہ شخص ہے' جس کے ضعف کے بلاوجود اس کی حدیث لکھی جاتی ہے"۔ امام بخاریؒ نے اسے "منکر الحدیث" اور علامہ ابنِ عراق الکنانیؒ" نے کذّاب' وضّاع" قرار دیا ہے۔ امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ "ابنِ مبارکؒ نے وکیعؒ سے فرمایا(ص): یہ ان لوگوں میں ایک ہے' جو اسانید از خود بنا لیتے ہیں اور ثقات کی طرف

(ص) ہمارے نزدیک ایک شیخ ابو عصمہ نوح بن ابی مریم ہے وہ حدیث گھڑتا ہے جس طرح معلی بن ہلال حدیث گھڑتا تھا۔ اور امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ

سے ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں جو اثبات کی حدیثوں میں سے نہیں ہوتیں۔ اس کے ساتھ کسی بھی حال میں احتجاج درست نہیں ہے"۔ نوح بن یزید کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۱۴) میں مذکور کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

ختمِ قرآن کے وقت کی دعاء کے متعلق یہ دوسری حدیث بھی سند میں ابو عصمہ کی موجودگی کے باعث "موضوع" ہے۔

اس سلسلہ کی ایک تیسری حدیث حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے مرفوعاً یوں مروی ہے: "من صلّٰی صلاۃ فریضۃ فلہٗ دعوۃ مستجابۃ ومن ختم القراٰن فلہٗ دعوۃ مستجابۃ"۔

اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے روایت کیا ہے۔ اس کے متعلق علامہ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" میں فرماتے ہیں: "اس کی سند میں عبدالحمید بن سلیمان ہے' جو کہ ضعیف راوی ہے"۔ (۱۴)

عبدالحمید بن سلیمان الخزاعی الضریر' جو فلیح کا بھائی ہے' کے متعلق یحییٰؒ فرماتے ہیں: "ثقہ نہیں ہے"۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: "کچھ بھی نہیں ہے"۔ آپ کا ایک اور قول ہے کہ "اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی"۔ علی بن مدینیؒ' نسائیؒ اور دار قطنیؒ نے اسے "ضعیف الحدیث" اور ابوداودؒ نے "غیر ثقہ" قرار دیا ہے۔ امام ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں: "یہ ان لوگوں میں سے تھا جو خطا کرتے ہیں' از خود اسانید بنا لیتے ہیں۔ جب اس کی مرویات میں ان چیزوں کی کثرت ہوئی تو اس کے ساتھ احتجاج باطل ہوا"۔ الخ۔ امام ابنِ حجر عسقلانیؒ نے بھی اس کو "ضعیف" گردانا ہے۔ عبدالحمید کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ (۱۵) کے تحت درج کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

نتیجۃً یہ حدیث بھی "ضعیف" اور ناقابلِ احتجاج قرار پائی۔

جہاں تک دوسری تمام رسومِ ختمِ قرآن کا تعلق ہے تو وہ سب کی سب غیر مسنون' غیر ثابت بلکہ مخترع ہیں' جیسا کہ مضمون کے اوائل میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اس بارے میں زیادہ سے زیادہ کوئی چیز ملتی ہے' تو وہ مندرجہ ذیل ایک اثر ہے:

"عن ثابت انّ انس بن مالک کان اذا ختم القراٰن جمع اہلہٗ وولدہٗ فدعالہم"۔

"حضرت ثابت سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ بن مالکؓ بوقتِ ختمِ قرآن اپنے اہل و عیال کو جمع کرتے اور ان کے لئے دعائے خیر فرماتے"۔

اس اثر کو امام طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور بقول علامہ ہیثمیؒ "اس کے رجال ثقات ہیں"

(۱۶) مگر اس اثر کو مروج رسومِ ختم قرآن کے لئے کسی طرح بھی دلیل نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب!**

حوالہ جات

حوالہ نمبر۱ : جزء احادیث یغنم بن سالم لابی الفرج الاسفرائینیؒ ج نمبر۱ ص ۲۷

حوالہ نمبر۲ : حلیۃ الاولیاء لابی نعیمؒ ج نمبر۲ ص ۲۶۰

حوالہ نمبر۳ : تہذیب تاریخ دمشق لابنِ عساکرؒ ج نمبر۵ ص ۴۹

حوالہ نمبر۴ جامع الصغیر للسیوطیؒ ج نمبر۱ ص ۵

حوالہ نمبر۵ : میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر۴ ص ۴۱۲

حوالہ نمبر۶ : مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر۳ ص ۱۲۵

حوالہ نمبر۷ :

کشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث للحلبیؒ ص ۴۶۱، قانون الضعفاء للفتنیؒ ص ۳۰۶، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ ج نمبر ۳ ص ۲۰۴، ضعفاء والمتروکون للنسائیؒ ترجمہ نمبر ۶۳۸، ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ ترجمہ نمبر ۵۸۲، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر۲ ص ۴۳، کامل فی الضعاء لابن عدیؒ ج نمبر۷، نمبر۲۷۰۶، مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر ۳ ص ۱۲۵، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج نمبر ۴ ص ۱۹۵، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر ۴ ص ۴۱۲، تنزیۃ الشریعۃ لابن عراقؒ ج نمبر۱ ص ۲۸۱، نصب الرایہ للزیلعیؒ ج نمبر۱ ص ۷، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ ج نمبر۱ ص ۴۴

حوالہ نمبر۸ : سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج نمبر۳ ص ۳۶۹

حوالہ نمبر۹ . تاریخ بغداد للخطیبؒ ج نمبر۹ ص ۳۹۰

حوالہ نمبر۱۰ : علل المتناھیہ فی الاحادیث الواھیہ لابن الجوزیؒ ج نمبر۱ ص ۱۰۷۔۱۰۸

حوالہ نمبر۱۱ : مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر۳ ص ۱۲۵

حوالہ نمبر۱۲ :

علل لابن حنبلؒ ج نمبر ۳ ص ۳۶۷، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر ۴ ص ۴۱۸، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج نمبر۱۱ ص ۱۰۳، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج نمبر ۲ ص ۳۶۱، معرفۃ والتاریخ للبسویؒ ج نمبر ۲ ص ۱۲۷۔۴۷۴، سؤالات محمد بن عثمانؒ ص ۴۸، اللباب ج نمبر۲ ص ۳۳، تاریخ

الکبیر للبخاریؒ ج نمبر۴ ص ۲۴۰، تاریخ الصغیر للبخاریؒ ج نمبر۱ ص ۳۰۸، تاریخ یحییٰ بن معینؒ ج نمبر۴ ص ۲۹۷، ضعفاء والمتروکون للنسائیؒ ترجمہ نمبر ۶۴۲، ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ ترجمہ ۵۹۴، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج نمبر۷ نمبر ۲۷۱۲، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر۴ ص ۳۷۳، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ ج نمبر۳ ص ۲۰۶، قانون الضعفاء للفتنیؒ ص ۳۰۶، مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر۳ ص ۹۸، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج نمبر۴ ص ۲۵۱، فتح الباری لابن حجرؒ ج نمبر۴ ص ۵۹ ج نمبر۱۱ ص ۴۶۸، ج نمبر۱۲ ص ۴۴۲، تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ ج نمبر۳ ص ۳۰۷، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج نمبر۱ ص ۱۰۷۔۱۳۲ ج نمبر۳ ص ۴۲۔۲۲۰، ج نمبر۶ ص۲۲۶، ج نمبر۱۰ ص ۱۴۲، ج نمبر ۴ ص ۲۸۔

حوالہ نمبر۱۳ :

علل لابن حنبلؒ ج نمبر۱ ص ۲۲۰، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر۴ ص ۲۷۹، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج نمبر۴ /۱ ص ۴۸۴، تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج نمبر۴/۲ ص ۱۲۔۱۱، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج نمبر۱۰ ص ۴۸۷۔۴۸۸، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج نمبر۲، ص ۳۰۹، تاریخ الصغیر للبخاریؒ ج نمبر۲ ص ۱۷۹۔۲۳۰، ضعفاء والمتروکون للدار قطنیؒ ترجمہ نمبر۵۳۹، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ ج نمبر۳ ص ۱۶۷، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر۴ ص ۳۰۴، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج نمبر۷ نمبر ۲۵۰۵، مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر۳ ص ۴۸، قانون الضعفاء للفتنیؒ ص ۳۰۱، سنن الدار قطنیؒ ج نمبر ۲ ص ۱۲، نصب الرایہ للزیلعیؒ ج نمبر۱ ص ۱۵۴۔۲۱۳، ج نمبر ۳ ص ۱۵۰، موضوعات لابن الجوزیؒ ج نمبر۱ ص ۱۳۱ ج نمبر ۲ نمبر ۶۰، ۶۷، ۲۹۴، ج نمبر۳ ص ۳۵، ۴۰، ۲۲۸، تنزیتہ الشریعتہ لابن عراقؒ ج نمبر۱ ص ۱۲۲، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج نمبر۲ ص ۹۵۔۱۲۴، ج نمبر۱۰ ص ۱۹۴، تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ ج نمبر۴ ص ۳۹۵

حوالہ نمبر۱۴ : مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج نمبر۷ ص ۱۷۲

حوالہ نمبر۱۵ :

سوالات محمد بن عثمانؒ ص ۱۱۷، تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج نمبر۳ ص ۵۲، تاریخ یحییٰ بن معینؒ ج نمبر۳ ص ۱۶۰، معرفتہ والتاریخ للبھویؒ ج نمبر۳ ص ۴۳، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر۲ ص ۵۴۱، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج نمبر۶ ص ۱۱۶، تقریب التہذیب لابن حجرؒ ج نمبر۱ ص ۴۶۸، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج نمبر۳ ص ۱۴، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج نمبر۳ ص ۴۶، ضعفاء والمتروکون

للدار قطنیؒ ترجمہ نمبر ۳۵۱، ضعفاء والمتروکون للنسائیؒ ترجمہ نمبر ۴۹۷ کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج نمبر ۵ نمبر ۱۹۵۶، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ ج نمبر ۲ ص ۸۶، مجروحین لابن حبانؒ ج نمبر ۲ ص ۱۴۱، تحفۃ الاحوذی لمبارکفوریؒ ج نمبر ۲ ص ۲۴۹، مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج نمبر ۱ ص ۱۵۵، ج نمبر ۴ ص ۴۹

حوالہ نمبر ۱۶: مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج نمبر ۷ ص ۱۷۲

جناب عاطر صدیقی صاحب (دوحہ قطر) والے بذریعہ خط درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں — جزاھم اللہ!

جناب مولانا محمد حلیم باچا خطیب جامع مسجد خان خیل گاؤں وڈاک خانہ کلابٹ تحصیل وضلع صوابی (صوبہ سرحد) پاکستان

اخبار الجامعہ

تبلیغی جلسہ ڈھوک جمعہ جہلم

چند دن قبل جامع مسجد ابوبکر اہل حدیث ڈھوک جمعہ جہلم میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت جامعہ کے مدیر التعلیم حضرت مولانا محمد اکرم صاحب جمیلؔ نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد حسین مدنی (کامونکی) اور صاحبزادہ مولانا حافظ عبد العلیم یزدانی (جھنگ) نے خطاب فرمایا۔ جہلم اور گرد ونواح، خصوصاً چتر پڑی (میرپور) سے احباب جماعت نے بھرپور تعداد میں اس پروگرام میں شرکت کی۔